سویا ہوا بھالو

تحریر: معظم جاوید بخاری



سویا ہوا بھالو

تحریر: معظم جاوید بخاری

یہ ایک پہاڑی جنگل کی کہانی ہے جہاں موسم سرما کے آغاز میں ہی برف باری شروع ہو جاتی تھی۔ پورا جنگل برف سے ڈھک جاتا اور یوں دکھائی دیتا گویا جیسے اس نے سفید چادر اوڑھ رکھی ہو۔ درختوں کی شاخوں اور پتوں پر برف کی تہہ بیٹھ جاتی جس کی وجہ سے پرندے اس پر بیٹھ نہ پاتے اور نہ ہی پتے کھانیوالے جانوروں کو سبز سبز پتے دکھائی دیتے۔ جب تک یہ برف پگھل نہیں جاتی تھی اتنے دن تک جنگل میں عجیب سی اُداسی اور سناٹا چھایا رہتا۔ یہ موسم سرما کے آغاز کی بات ہے جب پہلی برف باری پڑی۔ جنگل میں موجود سب جانور برف باری سے بچنے کیلئے اپنی اپنی پناہ گاہوں کی طرف بھاگے۔ پرندوں نے درختوں کی کھوہ میں پناہ لی۔ ہر طرف افراتفری کا منظر تھا۔ برف باری آہستہ آہستہ شدت پکڑ رہی تھی۔ درخت برف سے لدنے لگے۔ ٹھنڈی ہوا نے سب پر کپکپی سی طاری کر دی۔ ایسے میں ایک جنگلی بھالو برف سے بچتا ہوا اپنی کھوہ کی طرف روانہ ہوا۔ جو کہ جنگل کے بیچوں بیچ میں ایک چھوٹی پہاڑی کی غار میں واقع تھی۔ وہ برف سے بھیگ چکا تھا۔ اس نے غار کے دہانے پر پہنچ کر اپنے جسم کو اچھی جھاڑا۔ جسم پر چپکی ہوئی برف جھڑ کر زمین پر گر گئی۔ بھالو اپنی کھوہ میں بیٹھ کر برف باری کے بند ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ انتظار کرتے کرتے اس کی آنکھ لگ گئی اور وہ گہری نیند سو گیا۔ ابھی



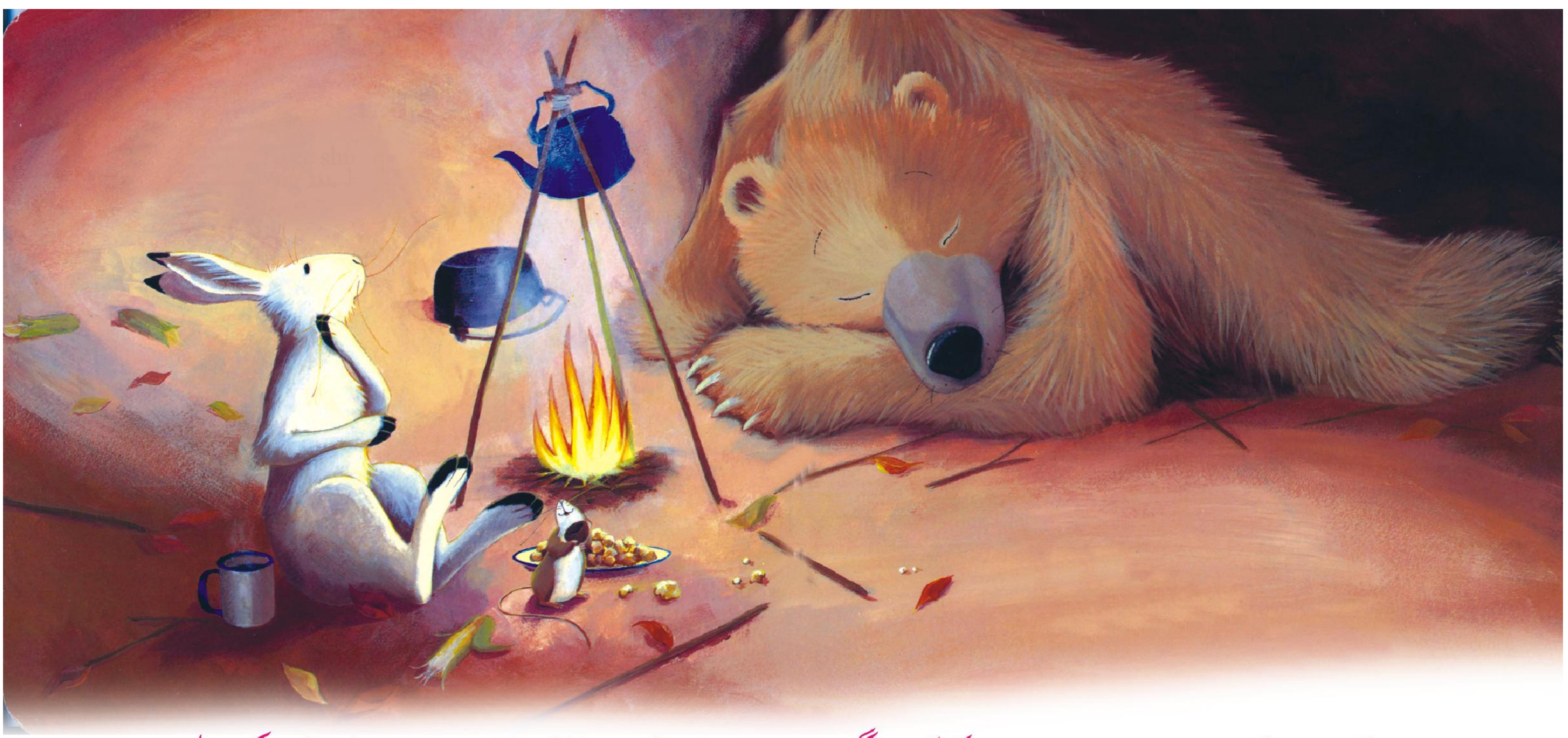
کچھ ہی دیر گزری تھی کہ ایک چوہا
بھیگتا ہوا اس غار کے پاس پہنچا۔
اس نے جان بچانے کیلئے اسی غار
میں پناہ لینے کا فیصلہ کیا۔ اس نے غار
میں آکر تنکے اور خشک پتے اکٹھے کر کے آگ
جلائی اور سینکنے لگا۔ آگ کی حرارت سے اسے کچھ
سکون ملا اور کپکپی ختم ہوگئی۔ آگ کی روشنی میں اس کی نظر بھالو پر پڑی تو وہ گھبرا گیا۔ بھالو سو رہا تھا۔ اس نے سوچا
کہ جب تک بھالو جاگے گا برف باری ختم ہوچکی ہوگی۔ وہ اطمینان سے اپنے گھر کی طرف چلا جائے
گا۔ اچانک چوہے نے دیکھا کہ آگ دھیمی پڑ رہی ہے تو اسے خوف پیدا ہوا کہ کہیں وہ بجھ نہ جائے۔
اس نے غار میں سوکھے تنکے اور پتے اکٹھا کرنا شروع کر دیئے۔ وہ تنکوں اور پتوں کے ڈھیر کو دھکیلتا
ہوا آگ کے قریب لایا اور ان میں کچھ آگ میں جھونک دیئے۔ آگ پھر سے بھڑک اُٹھی۔

آگ جلنے سے غار میں کچھ گرمائی ہوگئی اور باہر کی سردی کا اثر ماند پڑنے لگا۔
چوہا آگ کے پاس اکیلا بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اگر اسے صبح
احساس ہو جاتا کہ



آج برف باری ہوگی وہ جلد ہی گھر لوٹ جاتا۔اس کے گھر والے اس کے بارے میں فکر مند ہو رہے ہوں گے۔
کچھ ہی دیر گزری تھی کہ وہاں ایک خرگوش آ پہنچا۔وہ بھی برف باری سے بچنے کیلیئے پناہ گاہ ڈھونڈ رہا تھا۔وہ برف باری سے پریشان تھا اور بری طرح کانپ رہا تھا۔اس کا چہرہ سردی سے سفید پڑ چکا تھا۔اس نے غار کے دہانے میں چڑھ کر دیکھا تو اسے اندر ہلکی سی روشنی دکھائی دی۔اس نے جب غور سے دیکھا تو اسے یوں لگا جیسے غار کے اندر ننھی سی آگ روشن ہو۔وہ ڈرتا ڈرتا غار کے اندر داخل ہو گیا۔اس کی نظر جب چوہے پر پڑی تو اسے کچھ اطمینان ہوا۔اس نے چوہے سے اجازت لی اور اس کے قریب بیٹھ کر آگ سینکنے لگا۔وہ سردی سے بری طرح کانپ رہا تھا۔برف نے اس کے سارے بدن کو بھگو ڈالا تھا۔وہ اپنے سفید بالوں میں سے پانی نچوڑنے لگا۔
خرگوش کے پاس کچھ برتن تھے،جن ایک کیتلی اور چند کپ شامل تھے۔اس نے چوہے سے پوچھا کہ کیا وہ چائے بنانا جانتا ہے تو چوہے نے اثبات میں جواب دیا اور کہا کہ وہاں پر نہ تو دودھ ہے، نہ چینی اور نہ ہی پتی......وہ چائے کیسے بنائے گا۔خرگوش نے ہنس کر



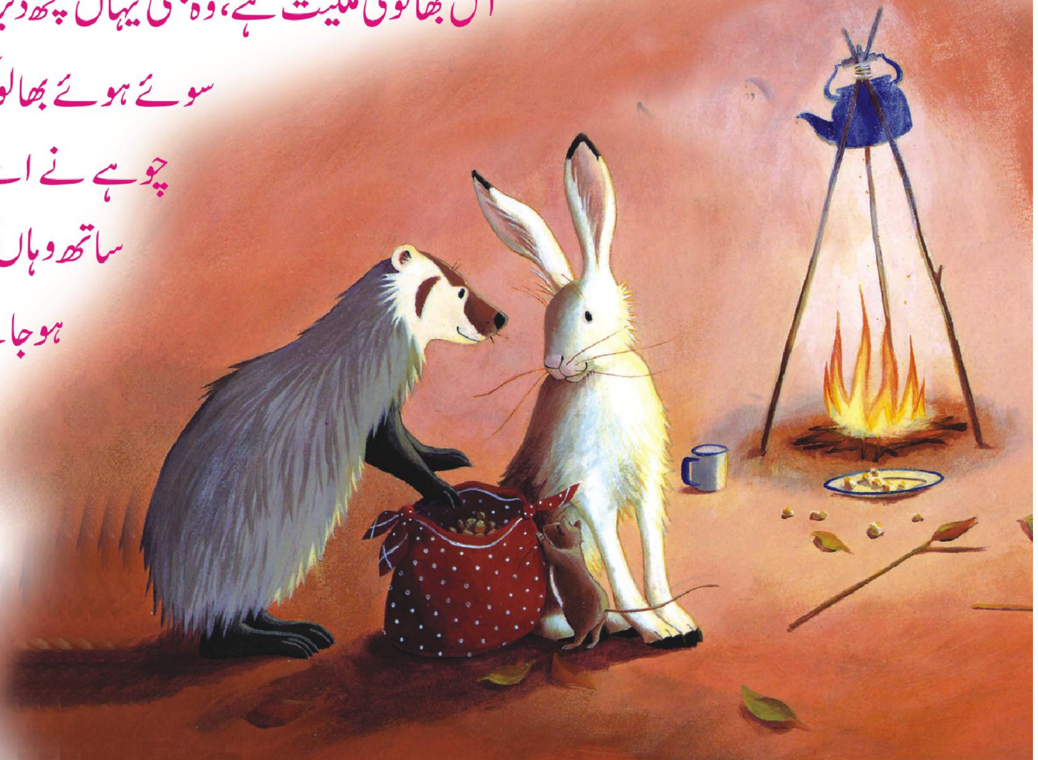


بتایا کہ اس کے پاس سارا سامان ہے کیونکہ وہ گھر سے سودا سلف خرید نے نکلا تھا۔ وہ سودا سلف خرید کر واپس جارہا تھا کہ راستے میں برف باری شروع ہوگئی ۔ چوہے نے اس سے چائے کا سامان لیا اور چائے بنانے کی تیاریاں کرنے لگا۔ خرگوش نے آگ میں کچھ تنکے اور پتے اور ڈالے جس سے آگ زیادہ روشن ہوگئی۔ چوہے نے اس سے کیتلی لی اور اس میں تھوڑی سی برف ڈال کر اسے آگ پر چڑھا دیا، تھوڑی ہی دیر میں برف پگھل کر پانی بن گئی۔ اچانک چوہے کی نظر ایک طرف پڑی ہوئی بھنی ہوئی مکئی پر پڑی، وہ زمین پر بکھری ہوئی تھی۔ چوہا لپک کر اس کے پاس پہنچا اور مکئی اکٹھی کر کے آگ کے پاس چلا آیا۔ خرگوش کی نظر سوئے ہوئے بھالو پر پڑی تو گھبرا گیا۔ چوہے نے اسے تسلی دی کہ اس کے بیدار ہونے سے پہلے وہ غار سے چلے جائیں گے۔ اسی وقت ایک لدھر سردی سے بچتے بچاتے وہاں آ پہنچا۔ اس نے اپنی پیٹھ پر ایک تھیلا اُٹھا رکھا تھا جس میں خشک





بادام کی گریاں تھیں۔ لدھر نے غار کے منہ پر ٹھہر اس کا جائزہ لیا۔ وہ تسلی کر لینا چاہتا تھا کہ کہیں غار میں کوئی ایسا جانور تو موجود نہیں ہے جس سے اسے جان کا خطرہ درپیش ہو۔ جب اس نے غار میں آگ روشن دیکھی تو وہ بڑا حیران ہوا۔ اس کی ہمت بڑھی تو محتاط قدموں سے اندر آ گیا۔ اسے غار میں سفید خرگوش اور ایک چھوٹا چوہا دکھائی دیا جو الاؤ کے گرد بیٹھے آگ سینک رہے تھے۔ اس نے سمجھا کہ یہ غار خرگوش کی ملکیت ہے، اسی لئے اس نے سلام کرنے کے بعد خرگوش سے کچھ وہاں ٹھہرنے کی اجازت طلب کی۔ خرگوش نے بتایا کہ وہ تو خود مسافر ہے، یہ چوہا پہلے سے یہاں موجود تھا۔ لدھر نے چوہے کی طرف دیکھا تو چوہا ہنسنے لگا۔ اس نے کہا کہ یہ غار دراصل اس بھالو کی ملکیت ہے، وہ بھی یہاں کچھ دیر پناہ کیلئے آیا ہے۔ لدھر نے جب سوئے ہوئے بھالو کی طرف دیکھا تو وہ سہم سا گیا۔ چوہے نے اسے تسلی دی اور کہا وہ بھی ان کے ساتھ وہاں ٹھہر جائے جب برف باری بند ہو جائے گی تو وہ سب اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ لدھر نے چوہے اور خرگوش کی مہربانی پر انہیں چند بادام کی





گریاں نکال کر دیں۔ دونوں نے شکریئے کے ساتھ گریاں لے لیں کیونکہ بادام کھانے سے انہیں سردی سے لڑنے میں آسانی ہوتی۔ چوہے نے ایک کپ میں چائے نکال کر اسے دی۔ لدھر نے جب چائے پی تو اسے بڑا سکون ملا۔ اس نے خوش ہو کر انہیں اور بادام دیئے۔

وہ سب آگ کے گرد بیٹھ کر چائے پینے لگے۔ چائے پینے سے ان کی کپکپی کافی حد تک کم ہو چکی تھی۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ غار کا دہانہ دیکھ کر وہاں ایک کوا، ایک چڑیا، ایک گلہری اور ایک چیل بھی آ پہنچے۔ انہوں نے جب غار میں آگ جلتی ہوئی دیکھی تو وہ بڑے خوش ہوئے۔ سردی کے مارے ان کی گھگی بندھی ہوئی تھی۔ انہوں نے اس پناہ گاہ کو اپنے لئے نعمت خداوندی سمجھا اور اندر چلے آئے وہاں پہلے سے چوہا، خرگوش اور لدھر موجود تھے۔ انہوں نے ان مسافروں کو بھی وہیں رُکنے کی اجازت دے دی۔ وہ سب آگ کے الاؤ کے گرد سکڑ کر بیٹھ گئے۔



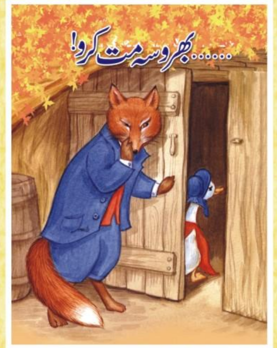
جوں جوں وقت گزرتا چلا گیا۔ ان سب کے جسم پر چھائی کپکپی دور ہوگئی اور غار کی گرمائی میں وہ سکون لینے لگے۔ چائے ختم ہو چکی تھی اور ان سب کو بڑے زور کی بھوک لگ رہی تھی۔ سب نے مل فیصلہ کیا کہ ان کے پاس جو کچھ ہے اسے بڑے برتن میں ڈال کر سوپ بنایا جائے اور اس سوپ سے بھوک کا خاتمہ کیا جائے۔ سب نے اپنے پاس موجود اشیاء اس بڑے برتن میں ڈالنا شروع کر دیں۔ جب برتن منہ تک بھر گیا تو انہوں نے باہر سے برف لا کر اس میں ڈال کر اسے آگ پر چڑھا دیا۔ خرگوش تنکے اور پتے آگ میں ڈال کر اسے بھڑکا تا رہا۔ سوپ جب پکنے لگا تو پورے غار میں بھینی بھینی مہک پھیل گئی۔ وہ سب بڑے خوش ہوئے اور جوش میں آ کر وہ سب جھومنے ناچنے لگے۔ وہ اچھل کود کر رہے تھے اور اپنی اپنی آوازیں لگا رہے تھے۔ پورے غار میں ان کا شور و غل پھیل گیا۔ وہ سوئے ہوئے بھالو کو بالکل فراموش کر چکے تھے۔ بھالو اپنے قریب عجیب سی آوازیں سن کر بیدار ہو گیا۔ اس

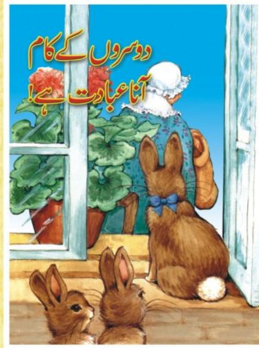


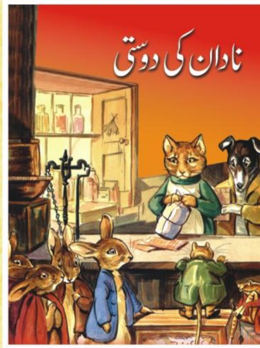
نے زوردار جمائی لی تو آگ پر لگایا ہوا لکڑی کا سٹینڈ ایک طرف لڑھک گیا۔ بھالو کی صورت دیکھ کر وہ سب ڈر گئے۔ سوپ کا برتن آگ میں گر چکا تھا۔ بھالو نے کے منہ سے خرخراہٹ سن کر سب نے غار سے باہر دوڑ لگا دی۔ بھالو نے جب اُٹھ کر آگ اور برتن دیکھا تو اسے کچھ کچھ سمجھ آنے لگی۔ وہ سمجھ گیا کہ شوروغل کرنے والے مسافر اس سے ڈر کر بھاگ کھڑے ہوئے ہیں۔ اس نے جلدی سے باہر نکل کر انہیں واپس بلایا۔ وہ ڈرتے ڈرتے غار میں چلے آئے بھالو ان کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آیا اور یوں ان سب میں دوستی ہو گئی۔ سب نے سوپ مل کر پیا اور خوب مستی کی۔

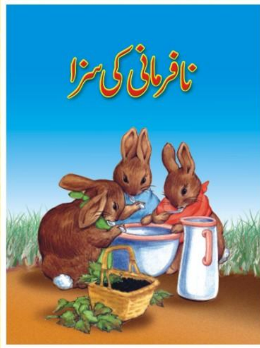


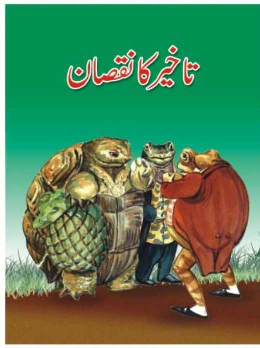
پیارے بچوں کیلئے پیاری پیاری اور سبق آموز رنگین کہانیوں کی خوبصورت کتابیں

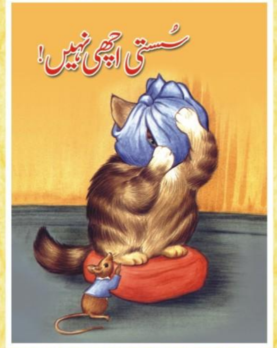


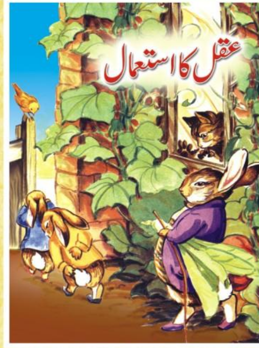


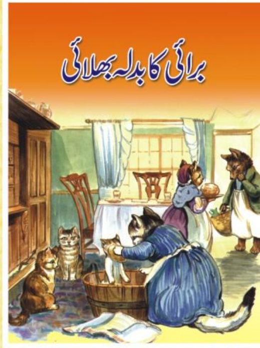


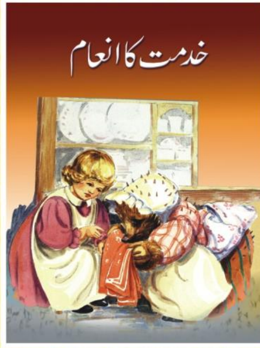


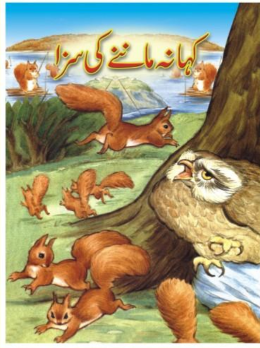




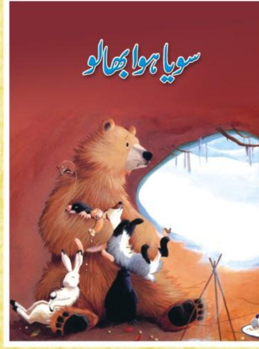


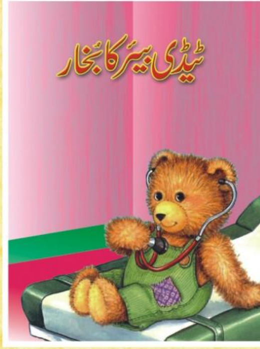


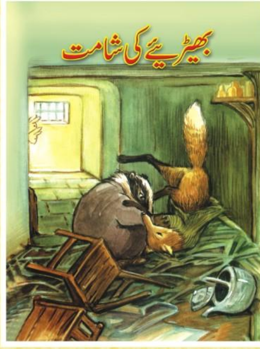


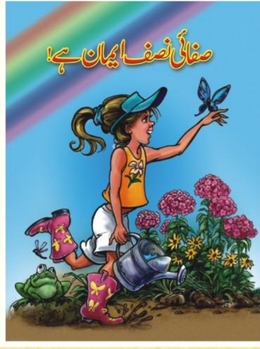


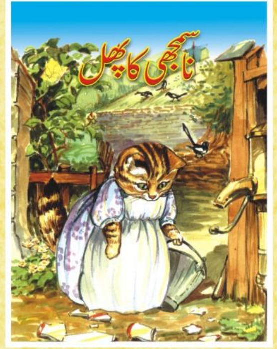


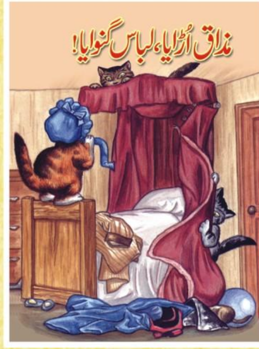


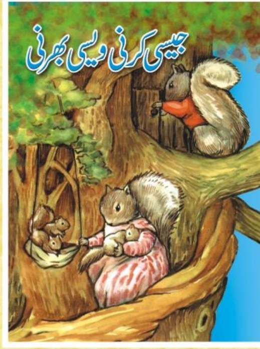


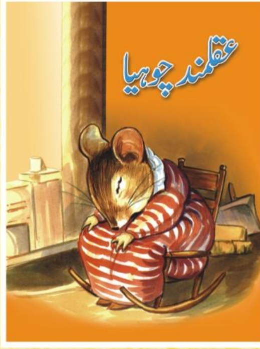


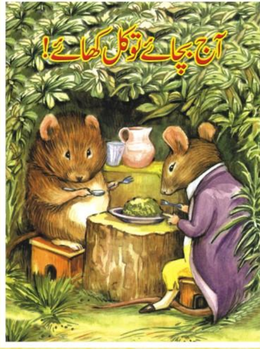












ان کے علاوہ سیپارے، دُعائیں، ہر قسم کی کہانیاں، شعروشاعری، نعتیں، لطائف، دسترخوان اور جنرل کتب ہر سائز میں دستیاب ہیں۔

شائع کردہ:
القائم ٹریڈرز
پہلی منزل فضل الٰہی مارکیٹ اُردو بازار لاہور
فون: 042-7224472 موبائل: 0300-4062934